خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
15- جنوری 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۳۴

جلد 46-81 نمبر 13 | سوموار 23 شعبان-1416ھ' 15 صلح 1375ھش' 15- جنوری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی نور کی تلاش میں لگنا چاہئے

گناہوں سے بچنے کے لئے اس نور کی تلاش میں لگنا چاہئے جو یقین کی کرار فوجوں کے ساتھ آسمان سے نازل ہوتا اور ہمت بخشتا اور قوت بخشتا اور تمام شبہات کی غلاظتوں کو دھو دیتا اور دل کو صاف کرتا اور خدا کی ہمسائیگی میں انسان کا گھر بنا دیتا ہے پس افسوس ان لوگوں پر کہ بچوں کی گرد و غبار میں کھیلتے اور کوئلوں پر لیٹتے ہیں اور پھر آرزو کرتے ہیں کہ ہمارے کپڑے سفید رہیں اور حقیقی نور کو تلاش نہیں کرتے اور پھر چاہتے ہیں کہ ظلمت سے نجات پاویں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو لوگ خدا کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ سچی توبہ کے ساتھ اس کے آگے جھک جاتے ہیں ان کو خدا مل جاتا ہے مگر جو لوگ اس کے بتلائے ہوئے راہ پر نہیں چلتے اور اس میں محنت نہیں کرتے ان کے واسطے مشکل ہے کہ وہ اس بات کو پا سکیں۔ ایسے لوگوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک باپ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ فلاں مقام میں ایک خزانہ دفن ہے اور وہ زمین کے اندر اتنے ہاتھ گہرائی پر ہے۔ جب تک اس کو کھودنے کی محنت نہ کی جاوے وہ کس طرح ان کو مل سکتا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 352)

مالی قربانی سے بخل کی پلیدی دور ہوتی اور پاکیزگی پیدا ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جہاں تک حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے مبارک الفاظ میں مالی قربانی کی تحریص کا تعلق ہے میں ایک دو اقتباسات حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے پڑھ کر سناتا ہوں پھر وہ جو جماعتی موازنہ ہے وہ آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) فرماتے ہیں:-

"جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے اپنے اس مال عزیز کو ترک کرتا ہے جس پر اس کی زندگی کا مدار اور معیشت کا انحصار ہے اور جو محنت اور تکلیف اور عرق ریزی سے کمایا گیا ہے تب بخل کی پلیدی اس کے اندر سے نکل جاتی ہے۔"

اب حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے ارشاد کو دوبارہ غور سے سنیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ محض مالی قربانی کی بات نہیں کر رہے۔ آپ ایسی مالی قربانی کی بات کر رہے ہیں جس کا اثر بنیادی ضروریات تک پہنچتا ہے' جس کی آواز اس دکھ میں محسوس ہوتی ہے جو انسان اپنی ضرورت کی چیز قربان کرتے وقت ویسے محسوس کرتا ہے۔ وہاں تک جب تک قربانی کی دھمک نہ پہنچے اس وقت تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس قربانی نے بخل کی ہر پلیدی کو اندر سے نکال پھینکا ہے۔ پس حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے ارشادات کو محض سطحی نظر سے دیکھنے سے آپ کچھ بھی نہیں سمجھ سکتے۔ بار بار پڑھنے کا اس لئے ارشاد ہے کہ غور کریں تو پھر آپ کو اس کا پیغام سنائی دینے لگے گا اور جب وہ روشن ہوتا ہے تو اس کے ساتھ دل و دماغ روشن ہو جاتے ہیں۔ فرمایا:-

"اپنے اس مال عزیز کو ترک کرتا ہے جس پر اس کی زندگی کا مدار اور معیشت کا انحصار ہے اور جو محنت اور تکلیف اور عرق ریزی سے کمایا گیا ہے۔"

اکثر وہ امراء یا درمیانے درجے کے لوگ بھی جو روزمرہ کی زندگی کی ضرورتوں کے معاملے میں پریشان نہیں رہتے ان کے پاس کچھ مال بچ جاتا ہے۔ وہ جب مالی قربانی کرتے ہیں اس کے ثواب سے تو خدا ان کو کبھی محروم نہیں رکھے گا۔ اگر جذبے نیک ہیں تو اس کا ثواب ضرور عطا ہو گا۔ مگر ایک اور مضمون ہے جو (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) بیان فرما رہے ہیں کہ مالی قربانی سے جو نفس کی پاکیزگی کا تعلق ہے اس میں مالی قربانی کرتے وقت اس کا کچھ دکھ محسوس ہونا چاہئے تاکہ انسان سمجھے کہ میں نے تکلیف اٹھائی ہے مگر خدا کی خاطر اٹھائی ہے۔ یہ احساس ہے جو اس کے اندر پاکیزگی پیدا کرتا ہے۔ فرمایا اگر یہ ہو جائے تو "تب بخل کی پلیدی اس کے اندر سے نکل جاتی ہے" یعنی بخل ایک پلیدی ہے۔ بخل کی تعریف تو کئی طرح سے کی گئی ہے مگر یہاں بخل سے مراد یہ ہے کہ ہر وہ ضرورت حقہ جس پر خرچ کرنا خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے اس ضرورت حقہ کو پوری کرتے ہوئے خواہ وہ اپنوں کی ہو یا غیروں

باقی صفحہ 7 پر

اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرمہ ... مسعود صاحبہ جو محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل حال مقیم جرمنی کی صاحبزادی تھیں مورخہ 12 جنوری 1996ء کو وفات پا گئیں۔ ان کی عمر 52 سال تھی مورخہ 13- جنوری 1996ء کو بیت المہدی میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے بعد ظہر جنازہ پڑھایا جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ جہاں قبر تیار ہونے پر محترم پروفیسر مسعود احمد خان صاحب نے دعا کرائی۔

احباب کرام سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

متوجہ ہوں

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جن کو امسال پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں داخلہ ملا ہے۔ راہنمائی کی غرض سے فوری طور پر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں اور راہنمائی حاصل کریں۔ ضروری تاکید ہے۔

(نظارت تعلیم)

نکاح

○ مکرم عبدالاعلیٰ ناصر صاحب ابن مکرم عبدالستار ناصر صاحب دارالنصر غربی ربوہ کی تقریب شادی 6 جنوری 1996ء کو ہمراہ امتہ الجمیل صاحبہ بنت مکرم رشید احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ منعقد ہوئی۔ اسی روز مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی نے نکاح بعوض حق مہر چالیس ہزار روپیہ پڑھا۔ بعدہ رخصتی کی دعا بھی مکرم مولوی صاحب موصوف نے کروائی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ ہوئی۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

○ ربوہ کے احباب کی سہولت کے لئے جمعہ بازار میں سبزی کا ایک سٹال ریلوے پھاٹک کے قریب لگایا جا رہا ہے۔ جہاں سستے نرخوں پر سبزیاں مہیا کی جائیں گی۔ یہ سٹال جمعۃ المبارک کو صبح آٹھ بجے تا بارہ بجے تک کھلا رہے گا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

15- صلح 1375 ہش   15 - جنوری 1996ء

انسانی پیدائش کی غرض وغائت

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس دنیا میں کسی خاص غرض وغائت کے لئے نہیں آئے بلکہ یونہی آگئے ہیں اور یونہی چلے جائیں گے۔ اور اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ وہ یقیناً نہ صرف اپنی زندگی کو بے کار بنا لیتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ پر بھی الزام دھرتے ہیں کہ اس نے انہیں بے فائدہ پیدا کیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ انسان تو کیا دنیا کی کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو بے فائدہ پیدا کی گئی ہو۔ اس بات کا تو امکان ہے کہ بعض چیزوں کے فائدہ سے ہم واقف نہ ہوں لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر چیز فائدہ ہی کے لئے تخلیق کی گئی ہے اور ہر چیز کی کوئی نہ کوئی غرض وغائت ہے۔ کلام الٰہی جب یہ کہتا ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر رہی ہے۔ تو اس کا مطلب بھی اس کی غرض وغائت کی طرف ہی توجہ دلانا ہے۔ جو چیز جس غرض کے لئے پیدا کی گئی ہے وہ اسے پوری کر رہی ہے۔ انسان بھی کسی غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کا بھی کوئی منتہائے مقصود ہے۔ اسے بھی کچھ حاصل کرنا ہے۔ اور اگر وہ اس بات کو بھول جائے اور اس بات پر یقین نہ رکھے کہ اسے کسی غرض وغائت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تو جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ایک تو وہ اپنی زندگی کو بے کار کر دے گا اور دوسرے خدا تعالیٰ پر بھی اسے حسن یقین نہیں ہوگا۔ اور وہ یہی سمجھے گا کہ خدا تعالیٰ نے اسے بے فائدہ پیدا کیا ہے۔ شائد اس کے دل میں یہ بھی خیال آئے کہ وہ از خود اس دنیا میں آگیا ہے۔ اسے کسی نے تخلیق نہیں کیا۔ اس کا کوئی خالق نہیں ہے۔ گویا کہ اس طرح وہ خدا تعالیٰ کے وجود ہی سے انکار کر دے۔

پس ہم میں سے ہر شخص کو یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ ہمیں کسی نہ کسی غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس غرض کو پورا کرنا ہمارے ہی فائدہ میں ہے۔ اس غرض کا حصول ہمارے ہی لئے ہے۔ اگر ہم نے خود یہ فیصلہ کرنا ہو کہ ہمیں کس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو نہ صرف یہ کہ ہم صحیح فیصلے پر نہیں پہنچ سکیں گے۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہر شخص انفرادی طور پر فیصلہ کرتے ہوئے ایک مختلف نتیجہ پر پہنچے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ ہی نے خود بتا دیا ہے کہ ہمیں کس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ہمارے پیدا کئے جانے کی غرض یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کریں۔ اور اس کے حصول کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اس کی طرف آگے بڑھیں۔ اور اس کے ہو جائیں۔ اگر ہم اس مقصد کو سامنے رکھیں تو پھر ہمیں یہ معلوم کرنا لازم ہوگا کہ اس کی محبت کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کی طرف آگے بڑھنے کا کیا مطلب ہے۔ اور جب ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے تو ہمارا دین ہمیں سیدھے راستے پر گامزن کر دے گا۔ وہ ہمیں بتائے گا کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے کہ ہمارے دل میں خدا تعالیٰ سے محبت پیدا ہو اور اس کے ساتھ ہی وہ ہمیں یہ بھی بتائے گا کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ کہ خدا تعالیٰ بھی ہم سے محبت کرے۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں لازم ملزوم ہونی چاہئیں۔ یہ کافی نہیں کہ انسان سمجھے کہ میں خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہوں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اسے اس بات کا احساس ہو بلکہ وہ اس یقین کے درجے پر پہنچ چکا ہو کہ خدا تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے اگر خدا تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے تو وہ سمجھ لے کہ اس کی اپنی کی گئی محبت راس آگئی ہے۔ اس نے وہ نتیجہ حاصل کر لیا ہے۔ جو حاصل کرنا چاہئے تھا۔

شکریہ برسات کے موسم کا دل سے شکریہ
گھر میں اور گلیوں میں اب پودے لگائے جائیں گے
کم کریں گے اس طرح ماحول کی آلودگی
ہم بفضل ایزدی اس کام پر اترائیں گے

ابوالاقبال

○

ہے مری زندگی میں سوز بھی ساز
نغمہ پرور ہوئی مری آواز

عشق ان کا چھپا تو لوں لیکن
دونوں آنکھیں تو میری ہیں غماز

میری رگ رگ میں بھر گیا ہے سرور
اے محبّت ہو تری عمر دراز

کوئی کیا جانے بھید اس دل کا
ہے مری زندگی کا یہ اک راز

دل مرا بج رہا ہے مثلِ رباب
یہ ہے اس کی نگاہ کا اعجاز

میں اداؤں کا اس کی خادم ہوں
بن گیا اس کے واسطے میں ایاز

میرا دل کیا ہے ایک کنجشک ہے
ہے نظر اس کی تیز تر از باز

عشق میں رہ گیا ہوں میں تنہا
اب نہیں کوئی بھی مرا دمساز

گوہؔر اب چپ رہو کہ سنتے ہیں
کوئی لینے کو آ رہا ہے راز

جو نظر آئے پاکباز تمہیں
اس کے دامن پہ جا کے پڑھ لو نماز

مولانا محمد ذوالفقار علی خان گوہرؔ

روزنامہ الفضل کے چودہ دسمبر 1995ء کے شمارہ میں مکرم ڈاکٹر پروفیسر نصیر احمد صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سہو کتابت سے ضوفشاں کے ض پر پیش چھپ گئی ہے۔ قارئین درستی کر لیں۔ اور مہربانی فرما کر کوئی صاحب یہ نہ سمجھیں کہ یہ لفظ ض کی پیش کے ساتھ ہے۔

(ادارہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

ہر کہ بر عظمتش نظر بکشاد
بے توقف خدائش آمد یاد

جو اس کی عظمت کو دیکھ لیتا ہے۔ اسے فوراً خدا یاد آجاتا ہے۔

وانکہ از کبر دکیں ندید آں نور
کور ماند و ز نورِ حق مہجور!

اور جو تکبر اور دشمنی سے اس روشنی کو نہیں دیکھتا۔ وہ اندھا اور خدا کے نور سے دور رہتا ہے

وہ چہ دارد ازاں یگاں اسرار
دل و جانم فدائے آں اسرار

واہ اس خدا کی طرف سے اس کے پاس کیسے کیسے اسرار ہیں میرے جان و دل ان اسرار پر قربان ہوں

پُر زِ نورِ جلالِ حضرتِ پاک
خورِ تاباں زِ اوجِ حق برخاک

وہ اس پاک ذات کے جلالی انوار سے پر ہے چمکدار سورج بھی اس کے سامنے خاک ہے

وہ چہ دارد خزائنِ اسرار
دل و جانم فدائے آں انوار

مرحبا وہ کیا کیا خزانے اسرار الٰہی کے رکھتا ہے میرے جان و دل ان انوار پر قربان ہوں

ہست آئینہ بہرِ روئے خدا
عالمے را کشید سوئے خدا

کلام الٰہی خدا کے چہرہ کا آئینہ ہے اور اس نے ایک جہان کو خدا کی طرف کھینچا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کلام الٰہی کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو شخص اس کی عظمت کو پہچان لیتا ہے اسے خدا یاد آجاتا ہے۔ کیونکہ خدا ہی کا وہ کلام ہے اس لئے اس کی عظمت کے پہچاننے کا مطلب یہ ہے کہ وہ گویا خدا تعالیٰ کو دیکھ لیتا ہے۔ اس کی ذات اور اس کی صفات سے معرفت ہی معرفت حاصل کر لیتا ہے اور ہر وہ شخص جو تکبر کی وجہ سے اور عناد کی وجہ سے اس روشنی کو جو کلام الٰہی میں موجود ہے نہیں دیکھتا وہ دراصل اس کلام الٰہی سے دور نہیں رہتا بلکہ خدا کے نور سے دور رہتا ہے اور اس طرح وہ اپنے آپ کو نابینا بنا لیتا ہے۔ جہاں تک کلام الٰہی کا تعلق ہے اس میں ایسے ایسے بھید پوشیدہ ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ان بھیدوں پر میں اپنے جان و دل قربان کرنے کے لئے تیار ہوں اور ان بھیدوں کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ یہ اتنے چمک دار ہیں کہ ان کے سامنے سورج بھی خاک معلوم ہوتا ہے۔ آپ ان بھیدوں کی مدح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرا تو دل چاہتا ہے کہ ان پر میرے جان و دل قربان ہو جائیں کیونکہ یہ بھید دراصل خدا تعالیٰ کے چہرے کو دکھانے والے ہیں اور یہی وہ چیز ہے جو ساری دنیا کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

7- نومبر 1953ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:-

میں کالج کی منتظمات اور طالبات کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ Traditions نہایت ضروری چیز ہیں۔ Traditions یعنی روایات سابقہ انسان کے مستقبل کے بنانے میں بڑی مد ہوتی ہیں۔ اور اس کے ذریعے انسان کی زندگی کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ دنیا کے تمام انسان ایک شخص یعنی آدم علیہ السلام کی نسل سے پیدا ہوئے ہیں اور سائنس کی تھیوری کو لے لیا جائے تب بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ تمام قبائل اور قومیں کسی نہ کسی کی نسل سے چلی ہیں۔ پس ساری دنیا نہ سہی تم قبائل اور قوموں کو ہی لے لو۔ ان پر نظر دوڑانے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ بعض قبیلے بہادر ہوتے ہیں اور بعض بزدل ہوتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کوئی بہادر اور کوئی بزدل کیوں ہوتا ہے۔ مثلاً قوموں میں سے بنگالیوں کے متعلق مشہور ہے کہ وہ لڑائی کے قابل نہیں۔ کشمیریوں کے متعلق مشہور ہے کہ وہ لڑائی کے قابل نہیں۔ حالانکہ وہ بھی آدم کی نسل سے ہیں۔ بنگالی اور کشمیری بھی اسی آدم کی اولاد ہیں جس طرح دوسری قومیں' پٹھان' راجپوت اور مغل وغیرہ۔ کشمیری اور پٹھان تو ایک ہی نسل کے ہیں لیکن ایک نسل کی دو شاخوں میں سے ایک شاخ یعنی پٹھان بہادر ہوتے ہیں اور ایک شاخ یعنی کشمیری بزدل ہوتے ہیں۔ بنگال میں بھی بعض ایسے قبائل ہیں جو لڑائی کے لحاظ سے اچھے ہیں۔ اب اگر ایک نسل کو بھی لیا جائے تب بھی یہ ماننا پڑے گا کہ بنگالیوں میں سے بعض لوگ بزدل ہوتے ہیں اور بعض بہادر ہوتے ہیں۔

پس تم ان چیزوں سے یہ نتیجہ نکال سکتی ہو کہ اخلاق قوموں میں بدلتے رہتے ہیں۔ اخلاق صرف نسل کے ساتھ نہیں چلتے جاتے بلکہ بعض اور ذرائع بھی ہوتے ہیں جن سے اخلاق ترقی کرتے ہیں۔ اگر اخلاق نسل سے چلتے تو اس نسل کے سارے حصوں میں ایک ہی خلق ہوتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک حصے میں کوئی خلق ہوتا ہے اور دوسرے حصے میں کوئی خلق ہوتا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ نسل کے علاوہ اور بھی بعض فیکٹرز موجبات اور ذرائع ایسے ہیں جو اخلاق پیدا کرتے ہیں۔ وہ فیکٹرز موجبات اور ذرائع کیا ہیں؟۔ ان میں سے ایک موجب اور ایک فیکٹر صحبت ہے۔ جس قسم کی صحبت میں انسان رہتا ہے اسی قسم کے اخلاق وہ قبول کر لیتا ہے۔ پھر ایک اور فیکٹر اور موجب تعلیم ہوتی ہے۔ جیسی تعلیم کسی کو دی جاتی ہے اسی قسم کے اخلاق کو وہ قبول کر لیتا ہے۔

پھر ایک بڑا فیکٹر اور موجب اخلاق کا روایت ہوتی ہے جسے انگریز Traditions کہتے ہیں یعنی ماضی کی روایات۔ کہ فلاں کا باپ ایسا تھا۔ دادا ایسا تھا۔ پڑدادا ایسا تھا۔ جب یہ باتیں کسی کے ذہن میں ڈالی جاتی ہیں تو انسان آہستہ آہستہ ان کو اپنا لیتا ہے۔ اور وہ اس کی طبیعت کا ایک جزو بن جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مذہب کا کنٹرول اور قبضہ نسل کی نسبت لوگوں پر زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نسل کے لئے ضروری نہیں کہ وہ کسی بڑے آدمی سے چلے ممکن ہے کہ کوئی نسل اور خاندان کسی ایسے فرد سے چلا ہو جو اچھے کیرکٹر کا مالک نہ ہو اور تم اس کے حالات کو سامنے رکھ کر کوئی اچھا نتیجہ اخذ نہ کر سکتی ہو۔ لیکن مذہب جب بھی چلے گا کسی بڑے آدمی سے چلے گا۔ خاندان اور نسل کسی چھوٹے اور ذلیل انسان سے بھی چل پڑتی ہے ایک بزدل آدمی کے بھی بارہ بچے ہو سکتے ہیں۔ اور پھر ان بارہ بچوں میں سے بھی ہر ایک کے بارہ بارہ بچے ہو سکتے ہیں۔ اور پھر ان کے آگے بچے ہو سکتے ہیں۔ اور جب سو سال میں وہ دس بیس ہزار افراد تک جا پہنچتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو ایک الگ قوم سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ جب دس پندرہ بیس یا پچاس افراد ہوتے ہیں اور انہیں ایک دوسرے کی شناخت ہوتی ہے تو وہ ایک خاندان کہلانے لگ جاتا ہے اور جب جانے بوجھے لوگوں کی تعداد سینکڑوں تک جا پہنچتی ہے تو وہ قبیلہ بن جاتا ہے اور جب ان کی تعداد ہزاروں تک جا پہنچتی ہے تو وہ ایک قوم بن جاتی ہے۔

پس قوم کسی خاص چیز کا نام نہیں قوم محض نام ہے آپس میں تعلق رکھنے والے اور ایک دوسرے کو شناخت کرنے والے لوگوں کے گروہ کا۔ جب جانے بوجھے لوگوں کی تعداد ہزاروں تک جا پہنچتی ہے تو وہ اپنے آپ کو ایک الگ قوم شمار کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور اپنا ایک نام رکھ دیتے ہیں جب اس قوم کا آدمی دوسرے کو چلتا پھرتا مل جاتا ہے تو وہ اس سے چمٹ جاتا ہے کہ اچھا آپ بھی فلاں قوم میں سے ہیں میں بھی اسی قوم میں سے ہوں۔ مثلاً ایک پٹھان کو ایک اور پٹھان مل جائے تو وہ کہے گا اچھا آپ پٹھان ہیں میں بھی پٹھان ہوں۔ یہی دوسری قوموں کا حال ہے۔ غرض اسی طرح لوگ اکٹھے ہوتے جاتے ہیں اور اپنے آپ کو ایک الگ قوم کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ پس ضروری نہیں کہ کسی قوم کی ابتدا کسی بڑے آدمی سے ہوئی ہو۔ مسلمانوں اور ہندوؤں کی بعض قومیں ایسی دیکھی گئی ہیں جو ابتدا میں بعض معمولی آدمیوں سے چلی ہیں بلکہ بعض قومیں ڈاکوؤں سے چلی ہیں۔ سرگودھا اور جھنگ

باقی کالم 1 پر

بقیہ کالم 4

کے ضلعوں کے بعض قبیلے ایسے ہیں کہ اگر ان کے ناموں کی تحقیق کی جائے تو پتہ لگتا ہے کہ کسی وقت ان کا مورث اعلیٰ ڈاکو تھا۔ اب اگر کسی ڈاکو کی اولاد سینکڑوں یا ہزاروں تک پہنچ جائے اور وہ ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں تو گو انہیں ایک قوم کہا جائے گا۔ لیکن ایسی قوم کی کوئی Tradition یا روایت نہیں ہوتی۔ کہ آئندہ آنے والے ان پر فخر کریں۔ اب یہ بات کہ فلاں قوم کا مورث اعلیٰ ڈاکو تھا اس نے فلاں کی گردن کاٹ لی تھی فلاں کو اس نے لوٹ لیا تھا۔ یہ ایسی بات نہیں جن پر اخلاق کی بنیاد رکھی جائے۔ لیکن مذہب ہمیشہ اچھوں سے چلتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے آدمی ڈاکہ مارنے والے' فریب کرنے والے۔ ظلم کرنے والے دوسروں کے اموال کھانے والے اور دغا باز نہیں ہوتے۔ وہ عدل و انصاف اور سچائی کو پھیلانے والے ہوتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ

ستارہ مظفر اپنی کتاب ہراول دستہ میں حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کے بارہ میں لکھتی ہیں۔

خادموں سے حسن سلوک۔

خادموں سے ایسا اچھا سلوک کرتیں کہ کبھی کوئی خادم ایک دفعہ آکر اپنی مرضی سے نہیں گیا۔ وہ آپ سے ڈرتے بھی تھے اور محبت بھی کرتے تھے گھر کے بچوں کو کبھی ان پر زیادتی نہیں کرنے دیتی تھیں۔ اصلاح کی خطر سختی کرنی پڑے تو وہ بھی کر لیتی تھیں مگر اپنے بچوں سے زیادہ نہیں۔

ایک مرتبہ ایک خادمہ کی بیٹی کو جس کی عمر آٹھ سال تھی کمرے کی صفائی کا حکم دیا۔ اس نے خالی عطر کی شیشی میں سے بغیر پوچھے تنکے وغیرہ ڈال کر عطر لگا لیا۔ آپ اس پر ناراض ہوئیں اور توبہ کروائی کہ آئندہ بغیر اجازت کسی کو چیز کو ہاتھ نہ لگاؤں گی۔ اس کی بچی کی والدہ صاحبہ لکھتی ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان سے اس طرح آپ کی توجہ سے چوری جیسی بری عادت سے خدا تعالیٰ نے اسے محفوظ کر لیا۔ ورنہ جس طرح چھوٹی عمر میں والد وفات پا گئے۔ اگر کسی قسم کی بری عادت شروع سے نہ ہٹائی جاتی تو نہ معلوم کہاں تک نوبت پہنچتی..... اس وقت دفتر لجنہ مرکزیہ میں ہر روز سینکڑوں روپے کا حساب ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ آپ ہر وقت اصلاح کو مدنظر رکھتی تھیں۔ آپ خادمات کے کاموں میں ہاتھ بٹاتیں۔ ان کی ضروریات اور آرام کا خیال رکھتیں۔ کبھی ناجائز سختی نہ کرتیں۔ ان کے ساتھ ہنسی مذاق کی بات بھی کر لیتیں۔ ان سے ہمیشہ ہنس کر بات کرتیں۔ ان کے بچوں کا بہت خیال رکھتیں۔ ان سے پیار کرتیں۔ اس بے تکلفی کے باوجود خادمات اور خدام پر ایک خاص رعب تھا۔ وہ آپ سے ڈرتے بھی تھے اور پیار بھی کرتے تھے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

خادموں کو پیٹ بھر کر کھلاتی تھیں فکر رہتا تھا کہ باورچی یا باورچن کسی کو بھوک سے کم نہ دے رہے ہوں۔ ہمارا ایک بھینسوں کا نوکر ہوا کرتا تھا۔ جو روٹی بہت کھاتا تھا۔ باورچن سے ایک مرتبہ پوچھا کہ تم اسے پوری روٹی دیتی ہو یا نہیں تو اس نے کہا کہ ہاں میں اسے سات یا آٹھ بھاری روٹیاں دیتی ہوں لیکن اس پر تسلی نہ ہوئی۔ اور خود باورچی خانہ کی چک کے باہر اسے بٹھا کر روٹی کھلائی اور کہا کہ جب پیٹ بھر جائے تو بتا دینا اور اندر بیٹھ کر روٹیاں گنیں کہ کتنی کھاتا ہے۔ اس دن اس نے گیارہ روٹیاں کھائیں۔ چنانچہ اس دن سے باورچن کو حکم ہو گیا کہ آج سے اسے گیارہ روٹیاں دیا کرو سوائے اس کہ یہ خود واپس کردے۔

مہمان نوازی۔

آپ بہت مہمان نواز تھیں۔ گاؤں شہر ہر جگہ سے لوگ آتے۔ کسی طبیعت یا تمدن کی عورت ہوتی آپ ایسی مہمان نوازی کرتیں کہ وہ آپ کی گرویدہ ہو جاتی۔ اور ایسا محسوس کرتی کہ میں اپنی بہن کے گھر آ گئی ہوں۔ آپ کے گھر مہمانوں کا سلسلہ رات دن رواں دواں رہتا۔ بعض مہمان تو آپ کے ہاں کئی کئی ماہ آکر قیام کرتے اور آپ کی مہمان نوازی اور خاطر و مدارت کا یہ عالم ہوتا کہ دیکھنے والے یہ سمجھتے کہ یہ مہمان ابھی اور اسی وقت آئے ہیں حالانکہ وہ مہمان دو ماہ بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ کے قیام پذیر ہوتے۔ اس کے علاوہ روزمرہ لوگوں کی آمد و رفت کا یہ عالم تھا کہ چائے اور کھانا جو روزمرہ اپنے گھر کے افراد کے لئے پکتا اس سے دوچند کا ہمیشہ اہتمام ہوتا وہ تمام کا تمام کھانا ختم ہو جاتا اور اس طرح مزید کھانا تیار کرنا پڑتا۔ اور یہ سلسلہ صرف کھانے کا ہی نہ ہوتا بلکہ چائے وغیرہ کے اوقات پر بھی یہی سلسلہ رہتا۔ بعض اوقات کام کرنے والے یا منتظمین چڑ جاتے کہ سب کچھ ختم ہو کر بھی پھر پوری نہیں پڑتی بار بار کھانا پکانا پڑتا ہے تو مسکرا کر فرماتیں۔

"خوشی خوشی مہمانوں کو خوش آمدید کہا کرو اور ان کی خدمت کیا کرو۔ یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے پیغامبر ہیں۔ آپ لوگ کیوں گھبرایا کرتے ہیں" سب کچھ کر کے بھی آپ کے دماغ کے کسی گوشے میں یہ نہیں آیا کرتا تھا کہ آپ نے کچھ کیا آپ کے تمام اقدام محض اور محض خدا کی رضا کے لئے ہوا کرتے تھے۔ جس میں دور کی نمود کا واسطہ بھی نہ تھا۔

آپ کھانا بہت اچھا پکاتی تھیں۔ مہمانوں کی آمد پر خواہش ہوتی کہ ایک نہ ایک (ڈش) کھانا اپنے ہاتھ سے پکائیں۔ آپ کے ہاتھ کا پکا ہوا مرغ روسٹ خاندان میں بہت مقبول تھا۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں لجنہ کی سیکرٹری ہونے کی وجہ سے مستورات کے جلسہ سالانہ کے انتظامات' کثرت سے ملنے والی مہمان خواتین کی آمد و رفت کے باوجود مہمان نوازی کی صفت اپنے عروج پر ہوتی۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

مہمان نواز انتہا درجہ کی تھیں۔ ہر ایک کو اپنے گھر میں جگہ دینے کی کوشش کرتیں۔ اور حتی الوسع جلسہ کے موقعہ پر بھی گھر میں ٹھہرنے والے مہمانوں کا لنگر سے کھانا نہ منگواتیں۔ خود تکلیف اٹھاتیں۔ بچوں کو تکلیف دیتیں۔ لیکن مہمان کو خوش کرنے کی کوشش کرتیں۔ بعض دفعہ اپنے پر اس قدر بوجھ لاد لیتیں کہ میں بھی خفا ہوتا کہ آخر لنگر خانہ کا عملہ اسی غرض کے لئے ہے تم کیوں اس قدر تکلیف میں اپنے آپ کو ڈال کر اپنی صحت برباد کرتی ہو۔ آخر تمہاری بیماری کی تکلیف مجھے ہی اٹھانی پڑتی ہے۔ مگر اس بارہ میں کسی نصیحت کا ان پر اثر نہ ہوتا۔

تیمار داری۔

اپنی بیماری کے باوجود دوسروں کی تیمارداری کے لئے نہایت ہمت سے تیار ہو جاتیں۔ خاندان میں کوئی بیمار ہوتا تو آپ انتہائی فدائیت سے تیمارداری کرتیں اگر مریضہ کی نگہداشت کے لئے اسی کے ساتھ لاہور جانا پڑتا تو تیار ہو جاتیں۔ دو دن کے خیال سے بعض دفعہ جاتیں اور مہینہ بیس دن بھی لگ گئے تو چہرے پر کوئی ملال نہیں۔ بلکہ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر خدمت کرتیں۔ اس سلسلے میں سسرال اور میکے کے رشتہ داروں میں کوئی فرق نہ کرتیں۔ سسرال کے ساتھ زیادہ فدائیت' محبت' اور احترام کا سلوک ہوتا۔ یہ تمام کام محض اخلاص سے ہوتے۔

حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہ کی وفات کے بعد جب حضرت صاحب نے ان کے بچے آپ کے سپرد فرمائے تو آپ نے انہیں ہر لحاظ سے اپنے بچوں پر فوقیت دی۔ ان کی بیماریوں میں ایسی بے لوث خدمت کرتیں کہ حضرت صاحب نے فرمایا۔ میں دیانتداری سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ اگر وہ زندہ رہتیں تو اس طرح اپنے بچوں کی بیماری میں ان کی تیماری داری کر سکتیں۔ جس طرح مریم نے کی۔

حضرت صاحب کی لمبی بیماریوں میں دل و جان سے خدمت کرتیں۔ ساری ساری رات جاگتیں صحت کے لئے دعائیں کرتیں۔

ہمسائیوں سے سلوک۔

آپ خاموشی سے غربا کی ایسی مدد کرتی تھیں جو بعض دفعہ کسی کو بھی پتہ نہ چلتا اور آپ کی وفات پر ان لوگوں سے پتہ لگا آپ کے مکان کے پاس ایک ہندو عورت رہتی تھی۔ آپ اس کی مدد کیا کرتی تھیں۔ سید بشیر احمد شاہ صاحب کارکن دواخانہ خدمت خلق لکھتے ہیں کہ

"میں جب ان کو دفنا کر واپس آ رہا تھا تو دیکھا کہ یہ ہندو عورت سڑک بہشتی مقبرہ کی پلی پر بیٹھی ہوئی تھی اور رو رو کر کہہ رہی تھی کہ ہائے میری حقیقی اماں تو اب فوت ہوئی ہے۔ میں اس وقت بیوہ ہوئی ہوں پہلے نہیں تھی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

موصوفہ حقیقی معنوں میں غریبوں کی دوست اور یتیموں کی ماں تھیں۔ مجھے وہ واقعہ غالباً کبھی نہ بھولے گا کہ جب حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی وفات ہوئی تو اس دن میں نے دیکھا کہ ایک غریب مہاجر بہشتی مقبرہ کی سڑک پر رو رہا تھا اور جب میں اس کے پاس سے گزرا اور ان کی طرف نظر اٹھائی تو اس نے مجھے سسکیاں لیتے ہوئے کہا کہ آج غریب بالکل یتیم ہو گئے۔ پھر کہنے لگا بارہ دن پہلے غریبوں کی ماں گزر گئی تھی اور آج باپ بھی رخصت ہوا۔ اس کا اشارہ سیدہ ام طاہر صاحبہ اور حضرت میر محمد اسحاق صاجب کی طرف تھا۔

آخر بیماری میں جب لاہور گئیں تو کئی غریب اس انتظار میں تھے کہ آپ شفایاب ہو کر قادیان آئیں تو ان سے مستفیض ہوں۔ آپ یقیناً ان نادر الوجود ہستیوں میں سے تھیں جن کا رشتہ دار اور ہر ملنے والا یہی سمجھتا ہے کہ اس کو سب سے زیادہ اسی سے محبت ہے۔ ساری زندگی رفاہ عامہ کے کاموں میں گزارنے والی اور دوسروں کی ہمدردی اور خیر خواہی میں اپنے آپ کو بالکل مٹا دینے والی ہستی اپنی آخری بیماری میں علاج کے لئے لاہور گئیں تو بیماری لمبی ہوتی گئی۔ لمبی بیماری میں آپ کے ذی شان خاوند نے تیمارداری کا حق ادا کر دیا۔ دعاؤں کو اپنی انتہا تک پہنچا دیا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد پر یہ عظیم الشان انکشاف کیا کہ آپ ہی حضرت (-موعود) ہیں۔ اس خوشخبری سے حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ نے بہت خوشی پائی۔ آپ کی بیماری میں افاقہ ہو جاتا لیکن پھر حالت تشویشناک ہو جاتی۔ آپریشن بھی ہوا مگر خدا کی تقدیر غالب آ گئی اور خدا اور اس کے (-) سے سچی محبت رکھنے والی ہستی۔ احمدی خواتین کی محبوب لیڈر 5۔ مارچ 1944ء کو احباب جماعت کی ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی۔ اس وقت آپ کی عمر 39 سال تھی۔ آپ یقیناً ان ہستیوں میں سے تھیں جو مخلوق کی بھلائی کے لئے وقف ہوں تو مخلوق نہیں چاہتی کہ وہ ان سے جدا ہوں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ گھڑی اٹل ہے۔ مگر اپنے بندوں کی نازبرداری میں کچھ توقف اور تردد کا سا نمونہ دکھا دیتا ہے۔

آپ کی وفات پر آپ کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے کلام الٰہی کے ایک سیپارہ عم (۳۰) کی اشاعت کے بعد منافع سے آپ کی طرف سے کلام الٰہی اور (-) تائید دین حق میں لکھی جانے والی کتب شائع کرتے رہنے کا ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کے درجات بڑھاتا چلا جائے۔ آمین۔

تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایم رشید احمد ریحان .... بشکریہ المصلح- کراچی

تعلیمی اداروں میں پُرامن ماحول کی ضرورت

امن تین حروف پر مشتمل یہ لفظ بظاہر جتنا سادہ اور مختصر ہے- معنویت کے لحاظ سے اس کی مقصدیت' اہمیت اور افادیت اتنی ہی زیادہ ہے- یہ لفظ قوموں کی ترقی و ترویج کا سنگ میل ہے- یہ لفظ تہذیب و تمدن کا گہوارہ ہے- یہ لفظ علم و ادب کی بقا کا ضامن ہے- یہ لفظ ثقافت و سماج کا آئینہ دار ہے- یہ لفظ اقوام عالم کی تقدیر کا ایک ایسا درخشندہ ستارہ ہے جس کے بغیر کوئی قوم ترقی کی منازل طے نہیں کرسکتی- یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ زندگی کا کوئی بھی شعبہ پرسکون اور پرامن ماحول کے بغیر انسانیت کو کامیابی و کامرانی کے اس مقام تک نہیں پہنچا سکتا جو اس کی منزل مقصود ہے-

بعض اوقات ماحول اور معاشرے میں جنم لینے والے چھوٹے چھوٹے سطحی واقعات بہت بڑے حادثے کا سبب بن جاتے ہیں جو چشم زدن میں انسان کے امن وسکون کو تباہ و برباد کردیتے ہیں- انسان یک سوئی کھو کر ذہنی کرب کا شکار ہو جاتا ہے- تاریخ اس امر کی گواہ ہے کہ بدامنی کا شکار قومیں نہ تو کبھی ترقی پاسکیں اور نہ ہی اپنی حیثیت کو برقرار رکھ سکیں-

جہاں ان حالات و واقعات نے قوموں کو متاثر کیا ہو وہاں بد قسمتی سے ہمارے تعلیمی ادارے بھی بدامنی کا شکار بننے سے محفوظ نہیں رہے- گو ان حالات کو سنوارنا محنت طلب کام ہے لیکن حالات اب بھی دسترس سے اتنے باہر نہیں ہوئے ہیں کہ ہم ان پر قابو پا کر اصلاح نہ کرسکیں- اگر ہم ٹھنڈے دل سے سوچیں اور غور کریں تو مسئلہ کا حل ہمیں اپنے اردگرد ہی نظر آئے گا جو ہم سب کی کوتاہیوں اور ناعاقبت اندیشانہ پالیسیوں کا نتیجہ ہے اور جس کی وجہ سے ہمارے طلباء تعلیم سے فرار حاصل کر کے مفاد پرست افراد کے آلہ کار بن کر کلاشنکوف تھام لیتے ہیں- شرپسند عناصر ان معصوم ذہنوں کو اپنے گھناؤنے عزائم کی تکمیل کا ذریعہ بنا کر اس مقام پر لے جاتے ہیں جہاں سے ان کی واپسی کی راہیں مسدود ہو کر رہ جاتی ہیں- اور یوں کل کا معصوم ذہن ذرا سی عدم توجہی سے ہمیشہ کے لئے بے راہروی کا شکار ہو جاتا ہے- کوئی بھی ذی فہم ذی ہوش اور ذی عقل انسان اس امر سے انکار نہیں کرسکتا کہ ہمارا مستقبل تعلیمی اداروں کے پرامن ماحول میں پنہاں ہے- آیئے درج ذیل چند نکات کا جائزہ لیں شاید ہم ان میں سے کسی ایک یا زیادہ کو اپنا کر حصول مقصد کا ذریعہ بنا سکیں-

1- تعلیمی ماحول کی فراہمی بدقسمتی سے ہمارے ہاں مطلوبہ تعلیمی ماحول میسر نہیں- جن میں تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی' عمارت کا نہ ہونا' فرنیچر کی عدم فراہمی- پیشہ سے غیر مخلص افراد کا تقرر کے اسباب نمایاں ہیں- ایک بچہ جسے تعلیم کا مطلوبہ معیار میسر نہیں آئے گا وہ حصول علم میں دلجمعی کا مظاہرہ کرنے سے قاصر رہے گا- لہذا چاہئے کہ اولاً طلباء کو بہتر تعلیمی ماحول مہیا کر کے دیا جائے تاکہ وہ دلبرداشتہ نہ ہوں-

2- دینی تعلیم کا فقدان ہمارے ہاں دینی تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے- یہ صرف تعلیمی اداروں تک ہی محدود نہیں بلکہ بچہ کی ابتدائی تربیت نہیں ہوتی- مائیں اپنے فرائض پوری تندہی اور ذمہ داری سے ادا نہیں کرتیں- اگر بچہ کو ابتداء ہی سے دینی تعلیم کی جانب راغب کیا جائے تو یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ بے راہروی بد اخلاقی اور حکم عدولی سے اس کا دامن محفوظ رہے گا- اس لئے تعلیمی اداروں میں موثر دینی تعلیم کے نصاب کی ضرورت پر زور دیا جائے- ساتھ ہی اساتذہ کو پابند کیا جائے تاکہ وہ خود دینی اقدار کی کماحقہ پابندی کریں-

3- احساس ذمہ داری کسی کام کو کرنے والے جب تک اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہ کریں- خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہو سکتے- جہاں اساتذہ' والدین و طلباء کے فرائض ہیں وہاں ارباب حکومت پر بھی لازم ہے وہ غیر ملکی تعلیمی پالیسیوں کی بجائے اپنے حالات اور رجحانات کو مدنظر رکھ کر تعلیمی پالیسی بنائیں اور نصاب سے غیر ضروری مواد قطعاً ختم کر کے ہماری اپنی اقدار کے مطابق ایسی کتب مرتب کی جائیں جو وزنی اور غیر ضروری ہونے کے بجائے علمی مواد پر مشتمل ہوں تاکہ طلباء ان سے خوفزدہ ہونے کی بجائے ان کو پڑھ کر استفادہ حاصل کرسکیں-

4- سیاسی عوامل ہمارے ملک کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ ہم اپنے ہر جائز و ناجائز مسئلہ کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے اور جب خواہشات کی تکمیل نہیں ہو پاتی تو اپنے مذموم عزائم کو پورا کرنے کے لئے تعلیمی اداروں کے ماحول کو پراگندہ کر کے مستقبل کے ان معماروں سے کتابیں چھین کر انہیں ان برائیوں میں ملوث کر دیتے ہیں جس کے بعد وہ قطعاً اس قابل نہیں رہتے کہ علم حاصل کرسکیں اس لئے حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان سیاسی شعبدہ بازوں سے ملک کے تعلیمی اداروں کو محفوظ رکھنے کے لئے ان نام نہاد طلبہ تنظیموں پر پابندی عائد کرے جو سیاسی تنظیموں کی دست راست ہیں- اس طرح ہمارے نئے ذہن مفاد پرست عناصر کے شر سے محفوظ رہ کر صرف اور صرف حصول تعلیم پر اپنی توجہ مرکوز رکھ سکیں گے- علاوہ ازیں یہ بھی بے حد ضروری ہے کہ اساتذہ کے تقرر اور دیگر امور میں سیاسی عوامل کی بجائے اہلیت و صلاحیت کو مدنظر رکھا جائے تاکہ ملکی مفادات حاصل ہو سکیں-

5- تعلیم میں استاد کا کردار ایک بچہ جب حصول تعلیم کے لئے سکول میں داخل ہوتا ہے تو وہ اپنے نئے ماحول میں خود کو رفتہ رفتہ ضم کرنا شروع کرتا ہے- اپنے استاد کی حرکات و سکنات کا جائزہ لیتا ہے اور ان کی کماحقہ تقلید کرنے کی سعی کرتا ہے- اور اس طرح خود کو ایک نئے سانچہ میں ڈھالتا رہتا ہے- یعنی والدین کے بعد بچہ استاد سے متاثر ہوتا ہے- اس کی ہمہ وقت کوشش رہتی ہے کہ استاد جو پوری توجہ سے اس کی تربیت کر رہا ہے کسی کوتاہی سے استاد کو دکھ نہ پہنچے یا شکایت نہ ہو- اگر آج بھی استاد خود کو صحیح اور سچا استاد بنا لے تو کوئی وجہ نہیں کہ طلباء حصول علم سے روگردانی کریں- اساتذہ کو بہتر اور موثر تعلیم دینے کے لئے خود کو قدرے پابند بنانا ہوگا- یقیناً اس طرح ہم منزل مقصود کی جانب پہلا قدم اٹھا سکیں گے-

6- غیر نصابی و ہم نصابی سرگرمیاں غیر نصابی و ہم نصابی سرگرمیاں دراصل طلباء کو مصروف رکھنے کا ذریعہ ہوتی ہیں تاکہ طالب علم خالی الذہن رہتے ہوئے فضولیات کا شکار نہ ہو جائے- اس مقصد کے لئے سکول میں کھیل کود' بحث و مباحثہ' تقاریر' سوال و جواب' مضمون نویسی کے مقابلے منعقد کرائے جائیں تاکہ تعلیمی اوقات سے فارغ ہو کر بچہ ان سرگرمیوں میں مصروف رہ سکے-

7- سکاؤٹنگ سکاؤٹنگ کا بنیادی مقصد خدمت' اتحاد' تنظیم اور نظم و ضبط ہے- ہر طالب علم خود کو چاک و چوبند اور چست رکھنا چاہتا ہے- علاوہ ازیں سکاؤٹنگ بہتر شہری تربیت اور احساس ذمہ داری پیدا کرنے کا بھی موثر ذریعہ ہے- یہ سلسلہ یوں تو سکولوں وغیرہ میں رائج ہے مگر عدم توجہی کا شکار ہے- اگر اس کو لازماً فعال بنایا جائے تو اچھے نتائج حاصل ہو سکیں گے-

8- اساتذہ' والدین و طلباء میں قدر مشترک و رابطہ جہاں تک حصول تعلیم کا تعلق ہے اساتذہ' والدین اور طلباء کے مابین باہمی تعلق و رابطہ لازمی ہے- جہاں اس سلسلہ میں اساتذہ کے بارے میں پہلے ہی گفتگو ہو چکی ہے یہ والدین کا بھی فرض ہے کہ وہ باقاعدہ اپنے بچوں کے تعلیمی معاملات میں دلچسپی لیں اور روزانہ ان کو کچھ وقت دیں تاکہ انہیں گھریلو باز پرس کا احساس رہے- یہ باہمی تعلق بھی یقیناً طلباء کو ایسی غیر ذمہ دارانہ سرگرمیوں سے محفوظ رکھے گا-

9- حصول ملازمت- روزگار کی ضمانت ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ ہم آج بھی لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں جبکہ دنیا نہ معلوم کہاں سے کہاں جا پہنچی ہے- انگریز نے حصول علم کو صرف ملازمت تک محدود کر دیا- آج بھی ہمارے ذہنوں میں یہی تاثر موجود ہے- ہم میٹرک تعلیم حاصل کرلینے کے بعد اس امر کے متمنی رہتے ہیں کہ کوئی دولت کی بارش کرنے والی ملازمت مل جائے اور جب یہ توقعات پوری نہیں ہوتیں تو ہمارا نوجوان طبقہ ذہنی انتشار کا شکار ہو جاتا ہے اور ہر وہ جائز اور ناجائز ذریعہ اختیار کرلیتا ہے جس سے دولت کی ریل پیل ہو اس لئے حکومت کو چاہئے کہ بیروزگاری پر خصوصی توجہ دے اور ایسی جامع منصوبہ بندی تیار کرے جو اس مسئلہ کو حل کرسکے-

(پندرہ روزہ المصلح- یکم تا پندرہ تا 31- اکتوبر 1995)

نائیجیرین سفیر کی طرف سے نائیجیریا میں حال ہی میں دی جانے والی پھانسیوں کا دفاع

پی- بی- سی کے ایک وفد جس کی قیادت اس تنظیم کے حقوق انسانی کمیٹی کے چیئرمین رانا اعجاز احمد کر رہے تھے کی ملاقات میں نائیجیرین ہائی کمشنر نے اپنے ملک میں ہونے والے واقعات کا دفاع کرتے ہوئے مندرجہ ذیل وضاحت کی- نائیجیرین ہائی کمشنر نے کہا کہ کن سارو ویوا (Ken Saro wiwa) اور دوسرے آٹھ افراد جن کو نائیجیریا میں کچھ دیر پہلے پھانسی دی گئی تھی کسی سیاسی پارٹی کے ممبر نہیں تھے- اور اس طرح وہ سیاست دان کہلانے کے حق دار نہیں تھے- وہ حقوق انسانی کے لئے کام کرنے والے کارکن بھی نہیں تھے- اور انہوں نے کبھی ماحولیات کو بہتر بنانے کی کسی مہم میں حصہ نہیں لیا تھا- درحقیقت انہوں نے تیل کی تنصیبات کی سبوتاژ کے ذریعے ماحولیات کی خرابی میں حصہ لیا تھا- کن سارا ویوا اور آٹھ دوسرے افراد کو باقاعدہ گرفتار کیا گیا اور ان پر سازش- قتل- آتش زنی- اور اگونی لینڈ کے قبیلہ کے امن عامہ میں خلل ڈالنے کے جرائم کے سلسلے میں مقدمہ چلایا گیا- ان پر چار معروف اگونی شہریوں کے قتل

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

صدر کلنٹن کا دورہ بوسنیا

امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن چند دنوں میں بوسنیا کا دورہ کرنے والے ہیں جہاں وہ بوسنیا کے دار لحکومت سرائیوو کا بھی دورہ کریں گے۔ بوسنیا میں جنگ بند ہو چکی ہے۔ جنگی کارروائیاں بھی ختم ہو چکی ہیں۔ امن معاہدے کے تحت بوسنیا اور سربوں کی افواج اپنی اپنی پوزیشنیں چھوڑ رہی ہیں۔ سرائیوو کے اردگرد سے سربوں کی فواج واپس جا چکی ہے اس شہر کا محاصرہ ختم ہو چکا ہے۔ ائرپورٹ کھل گیا ہے۔ لیکن اب سربوں نے جو انتقامی کارروائیاں شروع کی ہیں اس کے تحت ان کے پاس ایک ہی راستہ رہ گیا ہے کہ وہ سرائیوو میں بموں کے دھماکے کرائیں اور شہریوں سے مجنونانہ انداز میں اپنی ناکامی کا بدلہ لیں گزشتہ دنوں سرائیوو میں ایک ٹرام پر سربوں نے راکٹ سے حملہ کیا۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ یہ حملے سرائیوو میں امریکی صدر بل کلنٹن کے دورہ کو روکنے کی ایک کوشش ہے۔ اگرچہ سربوں نے اس حملے سے انکار کیا ہے۔ لیکن یہ امر واضح ہے کہ سرائیوو میں بموں کے دھماکوں کے ذریعے عوام میں عدم اطمینان اور دہشت پیدا کرنے میں اگر کسی کو دلچسپی ہے تو وہ سرب ہیں۔

زیادہ پریشانی کی بات یہ ہے کہ کیا یہ حملہ سربوں کے کسی فرد یا گروپ کی انفرادی کارروائی ہے یا سربوں کی طرف سے اجتماعی طور پر کسی ٹھوس مخالفت کا پیش خیمہ ہے سربوں نے اس سے قبل بھی امن معاہدہ کو ناکام بنانے کے لئے بعض حرکتیں کی ہیں۔ انہوں نے چند ہفتے قبل 14 بوسنین شہریوں کو اغوا کر لیا۔ اور زبردست عالمی دباؤ کے بعد ان کو رہا کیا۔ یہ بھی ایک مجنونانہ حرکت تھی۔ لیکن سرب اب چونکہ اپنے ظالمانہ عزائم میں ناکام ہو رہے ہیں اور ان کا بس نہیں چل رہا اس لئے شدید مایوسی میں ان کی طرف سے ایسی مزید حرکات کا ارتکاب بھی متوقع ہے۔ جو سرائیوو کے امن کے لئے خطرہ کی گھنٹی ہے۔ صدر بل کلنٹن کی حفاظت کے ذمہ داروں کو اس حملے سے سخت تشویش لاحق ہو گئی ہے۔

○○○

افغانستان کے بارے میں پاک ایران رابطہ

افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ بھارت ایران اور روس ان کی حمایت میں ہیں جبکہ طالبان کے بارے میں یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ پاکستان ان کی حمایت کر رہا ہے۔ پاکستان نے بارہا اس الزام کی تردید کی ہے بین الاقوامی تعلقات کے مبصرین کا خیال ہے کہ افغانستان میں حکومت کے سوال پر پاک ایران تعلقات کشیدگی کا شکار ہیں۔ تاہم اب ایرانی وزیر خارجہ مسٹر علی اکبر ولایتی نے پاکستان کا مختصر دورہ کیا اور صدر اور وزیراعظم سے ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں میں یہ بات طے پا گئی ہے کہ ایران اور پاکستان کے مسئلے پر رابطے جاری رکھیں گے اور باہمی طور پر مل کر کسی حل تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ مبصرین ایرانی وزیر خارجہ کے اس دورے کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ مسٹر ولایتی نے پاکستان کا دو روزہ دورہ کیا اور افغان مسئلہ کے علاوہ تجارت اور اقتصادی مسائل پر بھی بات چیت کی۔ اب یہ بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے سیکرٹری خارجہ مزید بات چیت کے لئے جلد تہران جائیں گے۔ وائس آف جرمنی نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ صدر ربانی کے بارے میں اختلافات کے باوجود ایران اور پاکستان اب کابل میں وسیع البنیاد حکومت کے قیام کے لئے عملی تعاون پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ اگر ایران اور پاکستان کسی مشترکہ موقف پر اکٹھے ہو جائیں تو افغانستان میں جاری شدہ خانہ جنگی کے ختم ہونے کی امید کی جا سکتی ہے۔ پاکستان کی پالیسی میں بھی تبدیلی کے آثار نظر آرہے ہیں۔ مبصرین اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ طالبان اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل نہیں کر سکے۔ انہوں نے کابل کے نواح میں جن علاقوں پر قبضہ کیا تھا۔ صدر ربانی کی وفادار فوجوں نے وہ چوکیاں واپس لے لی ہیں۔ طالبان اب کابل پر حملہ کرنے میں ناکام نظر آتے ہیں۔ اب ان کا طریق یہ ہے کہ وہ کابل پر راکٹوں سے حملے کرتے ہیں۔ اور ایسے حملوں میں افغانستان کے کئی بے گناہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ کابل میں رہنے والے شہری شدید مشکلات کا شکار ہیں کیونکہ طالبان نے کابل آنے والے راستے بند کر دیئے ہیں جس کی وجہ سے کابل شہر میں اشیائے ضروریہ کی سخت قلت ہے اور قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔

○○○

روس کے نئے وزیر خارجہ

مسٹر یوگنی پرائماکوف روس کے نئے وزیر خارجہ ہوں گے۔ وہ سبکدوش ہونے والے وزیر خارجہ مسٹر آندرے کوزیروف کی جگہ لیں گے۔ مسٹر پرائماکوف کے بارے میں خاص بات یہ ہے کہ وہ سوویت یونین کے سابق صدر مسٹر گورباچوف کے قریبی مشیر رہے ہیں۔ وہ سراغرسانی اور مشرق وسطی کے امور کے بارے میں صدر بورس یلسن کے طویل عرصے سے مشیر تھے۔

مسٹر پرائماکوف کو سابق صدر مسٹر گورباچوف نے ستمبر 1991ء میں سوویت یونین کے بیرونی سراغرسانی کے محکمہ کا سربراہ مقرر کیا تھا۔ پھر سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد وہ روس کے سراغرسانی کے شعبے کے سربراہ بنے۔ بیرونی امور کے بارے میں مسٹر پرائماکوف کا تجربہ بہت وسیع ہے۔ 1980ء میں مسٹر پرائماکوف اس اہم ادارے کے ڈائریکٹر جنرل تھے جسے عالمی اقتصادیات اور بین الاقوامی تعلقات کا انسٹی ٹیوٹ کہتے ہیں۔ انہیں خاص طور پر مشرق وسطی کے معاملات کا گہرا تجربہ حاصل ہے۔ 5 سال قبل خلیجی جنگ شروع ہونے سے عین پہلے مسٹر گورباچوف نے مسٹر پرائماکوف کو عراق کے دورے پر بھجوایا تھا۔ جہاں انہوں نے عراق کے صدر مسٹر صدام حسین سے مذاکرات کئے تھے۔ مسٹر پرائماکوف روانی سے انگریزی بولتے ہیں اس لئے امریکہ اور یورپ کے ممالک میں ان کو اجنبی نہیں سمجھا جائے گا۔ مسٹر پرائماکوف کی خاص بات یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ روس کے مفادات کی نمائندگی کرنے میں سختی چاہتے ہیں۔ حال ہی میں روسی وزارت خارجہ نیٹو کی توسیع کے سلسلے میں بے عملی سے کام لے رہی تھی تو مسٹر پرائماکوف نے روسی وزارت خارجہ پر سختی سے تنقید کی اور دھمکی دی تھی کہ روسی فوج جوابی کارروائی کر سکتی ہے۔ ان کی شخصیت کا یہ پہلو یورپ و امریکہ کے لئے ناگوار بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

○○○

بھارت میں الٹرا ساؤنڈ پر پابندی کا قانون

بھارت میں ایک نیا قانون نافذ کیا جا رہا ہے جس کے تحت بچے کی پیدائش سے پہلے وہ طبی معائنے ممنوع قرار دے دیئے گئے ہیں جس کے تحت بچے کی جنس کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے بچے کی پیدائش سے پہلے اس کی جنس کا پتہ چلا لیا جاتا ہے۔ یہ طریق سو فیصد کامیاب تو نہیں ہے مگر اکثر و بیشتر درست ثابت ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے بھارت میں عورتوں کے حمل گرانے کے واردات میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ عورتیں یہ جاننے کے بعد کہ ہونے والا بچہ لڑکی ہے۔ حمل گروا دیتی تھیں اس سے ملک میں عورتوں کی تعداد میں غیر معمولی کمی کا خطرہ پیدا ہو چلا تھا۔ بھارت میں جہیز کی لعنت کی وجہ سے عورتوں کی زندگی تلخ ہے۔ اور نئی نویلی دلہنوں کے شادی کے بعد جل کر مرنے یا مار دیئے جانے کے واقعات خطرناک حد تک بڑھ چکے ہیں جس کی وجہ سے بھارتی معاشرے میں بچی کو پیدائش سے پہلے ہی ختم کرنے کا رجحان بڑھ چکا ہے۔

تاہم سوال یہ ہے کہ کیا یہ قانون موثر ثابت ہو گا۔ چوری چھپے اس کی خلاف ورزی کے واقعات ہوتے رہیں گے۔ جب تک بھارتی معاشرے میں عورت کی آبرو اور احترام بحال نہیں ہو گا۔ اور جہیز نہ لانے والی غریب دلہنوں کی زندگی کا احترام نہ کیا جائے گا ایسا قانون موثر ثابت ہونے کی امید بہت کم ہے۔

○○○

دہشت گردی کا مقابلہ

گزشتہ روز محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ مہاجر قومی موومنٹ (الطاف) کو اقتدار میں شریک کیا جا سکتا ہے البتہ ایسا کرنے سے پہلے مہاجر قومی موومنٹ کو دہشت گردی کے سیاست چھوڑنا ہو گی گجرات میں اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے۔ وزیراعظم نے کہا کہ حکومت دہشت گردوں کے آگے ہتھیار نہیں ڈالے گی کیونکہ ملک کی سالمیت اور اس کا استحکام سب سے زیادہ ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کا ترقیاتی پیکج مفید ثابت ہوا ہے اور کراچی کے حالات بہتر ہو گئے ہیں اب کراچی کے باشندے خوف زدہ نہیں ہیں اور دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے حکومت سے تعاون کر رہے ہیں محترمہ بے نظیر بھٹو نے یہ بھی کہا کہ نئی دہلی بنگلہ دیش سے لوگوں کو تشدد کے لئے حاصل کر رہی ہے چونکہ ہندوستان کی حکومت کراچی کے لوگوں میں سے کرائے کے دہشت گرد حاصل نہیں کر سکتی اس نے بنگلہ دیش کی طرف رخ کیا ہے وزیراعظم نے کہا جو لوگ مہاجرستان کا نعرہ لگا رہے ہیں ان کے ساتھ کبھی سودا نہیں کیا جائے گا۔ اور بندوق کے آگے جھکنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

○○○

ایم کیو ایم سے گفت و شنید کی پیشکش

حکومت کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ وہ مہاجر قومی موومنٹ (الطاف) کو مزید گفت و شنید کے لئے دعوت دینے والی ہے وزیر قانون اور پارلیمانی امور پروفیسر این ڈی خان نے ایک اخبار کو بتایا ہے کہ وہ خود مہاجر قومی موومنٹ کے رہنماؤں سے بات کرنے کے لئے ان سے ملاقات کریں گے گزشتہ دنوں کراچی کا مسئلہ حل کرنے کے لئے صدر لغاری کی صدارت میں ایک میٹنگ کی گئی جس میں وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور بعض اعلیٰ سرکاری افسروں نے بھی شرکت کی ہے اس میٹنگ میں بتایا گیا کہ ہماری طرف سے گفت و شنید دوبارہ شروع کرنے کے لئے کوئی روک نہیں ہے مہاجر قومی موومنٹ نے ہماری دعوت کا جواب نہیں دیا۔

○○○

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 5

میں شامل ہونے کا الزام لگا۔ کیونکہ ان چاروں شہریوں نے کچھ لیڈروں پر تشدد کی حمایت نہ کی تھی۔ وہ دراصل اقتصادی سبوتاژ میں بھی ملوث تھے جو کہ نائیجیرین قانون کے مطابق ایک قابل سزا جرم ہے۔

تقریباً تین سال قبل کن سارادیوا نے تمام ملک اور تیل کی کمپنیوں کے خلاف خاص طور پر اگونی قبیلہ کو ابھارنا شروع کیا۔ جب حکومت نے اس معاملہ میں دخل دیا تو تیل کی کمپنیوں نے تیل پیدا کرنے والے علاقوں، جن میں اگونی لینڈ بھی شامل ہے، کی ترقی کے لئے ایک رقم دینے کا فیصلہ کیا۔

کن سارودیوا جو کہ ایک اپنی آبائی ریاست کے صوبائی وزیر کے عہدے کے سابق کمشنر برائے اطلاعات تھے۔ کو تیل پیدا کرنے والے علاقوں کی ترقی کے لئے یہ رقوم دی گئیں۔ لیکن انہوں نے یہ رقوم اپنے ذاتی استعمال اور پرائیویٹ بزنس میں استعمال کرلیں۔

حکومت اور تیل کی کمپنیوں کی طرف سے اس مصالحانہ رویے کے باوجود کن سارودیوا۔ نے اپنی یہ تحریک جنگجویانہ طریق پر جاری رکھی۔ اور وہ تیل کمپنیوں سے ڈرا دھمکا کر رقوم ہتھیاتے رہے۔ انہوں نے ایک تحریک اگونی لوگوں کی بقا کے نام سے جاری کی۔ جب اس گروہ نے لوگوں پر تشدد شروع کیا اور زیادہ جنگجویانہ رویہ اختیار کیا تو اگونی لینڈ کے دوسرے لیڈر چوکنے ہو گئے اور انہوں نے اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ اور کن سارودیوا سے اس رقم کا حساب مانگا جو کہ ان کو تیل پیدا کرنے والے علاقوں کی ترقی کے لئے دی گئی تھی۔ اس موقعہ پر صورت حال بہت خراب ہو گئی اور چار اگونی لینڈ کے شہریوں کو اغوا کرلیا گیا اور انہیں قتل کردیا گیا اور ان کی لاشوں کو جلا کر راکھ میں تبدیل کردیا گیا۔ ان لوگوں کے قتل کے بعد کئی لوگوں کو اس سلسلے میں گرفتار کیا گیا اور جامع مکمل اور مفصل تحقیقات کی گئی اور جو لوگ اس واقعہ میں ملوث پائے گئے ان کے خلاف قانونی طور پر قائم کی گئی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا۔ عدالت کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ قتل بلاشک و شبہ ثابت ہو گئے ہیں اور چونکہ قتل کا الزام ان پر ثابت ہو گیا اس لئے انہیں عدالت نے پھانسی کی سزا دے دی۔ ان تمام ملزمان کو ان کی پسند کے وکلا کی خدمات مہیا کی گئیں۔ مغربی اخبارات اور ریڈیو اور ٹی۔ وی۔ دنیا کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ کن سارودیوا اور ان کے گروپ کے لوگ حقوق انسانی کے کارکن تھے اور ماحولیات کی بہتری کی جدوجہد کرنے والے تھے۔ یہ بات نہ صرف انتہائی قابل اعتراض گمراہ کن اور بدنیتی پر منحصر ہے بلکہ اصل مسائل کو غلط طور پر پیش کرنے کے مترادف ہے۔

انسانی حقوق کا موضوع جتنا دلکش ہے اتنا ہی نازک بھی ہے۔ اور اس لئے اس کے متعلق ہمیشہ انتہائی عقلمندی سے بات کی جانی چاہئے۔ اور نائیجیریا کی حکومت آزادی کے وقت سے لے کر اب تک اسی طرح عمل کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے۔

بقیہ صفحہ 1

کی ہو، جماعت کی ہو یا افراد کی ہو جو روک طبیعت میں پیدا ہوتی ہے اسے بخل کہا جاتا ہے۔ اور ضرورت حقہ کی تعریف میں یہ بات داخل ہے کہ اپنے نفس کو کاٹ کر یا مار کر نہیں بلکہ اسی حد تک پوری کی جائے گی کہ غریب کی تکلیف میں بھی آپ شامل ہو جائیں اور آپ کی خوشیوں میں بھی وہ شامل ہو جائے اور دونوں طرح سے شراکت ہو۔ یہ مضمون ہے جو حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) بیان فرما رہے ہیں۔ جب یہ ہوگا تو تمہارے نفس سے بخل کی پلیدی نکال باہر پھینکی جائے گی۔ فرماتے ہیں:۔

"اور اس کے ساتھ ہی ایمان میں بھی ایک شدت اور صلابت پیدا ہو جاتی ہے۔" فرمایا ہے اس کے نتیجے میں ایمان چمک اٹھتا ہے اور اس کے اندر صرف قوت ہی نہیں بلکہ مضبوطی اور روشنی پیدا ہو جاتی ہے ایمان کی مضبوطی اور اس کی صلابت سے مراد یہ ہے کہ اس کے اندر سے ایک شعلہ نور اٹھتا ہے جو اسے زیادہ روشن کر دیتا ہے، زیادہ یقینی بنا دیتا ہے۔

(از خطبہ 3۔ نومبر 1995ء)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 30367

I. Asep Saeful Imans/o Muhamad KamilK.S

پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 94-6-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع Cimis انڈونیشیا مالیتی۔ /1500000 روپے۔ 2۔ دھان کا کھیت برقبہ 910 مربع میٹر مالیتی۔ /500000 روپے۔ 3۔ 1/3 حصہ زمین برقبہ 434 مربع میٹر مالیتی۔ /200000 روپے۔ 4۔ 1/3 حصہ زمین برقبہ 504 مربع میٹر مالیتی۔ /200000 روپے۔ 5۔ 1/3 حصہ زمین برقبہ 71 مربع میٹر مالیتی۔ /50000 روپے۔ 6۔ 1/3 حصہ زمین برقبہ 200 مربع میٹر مالیتی۔ /50000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔ /2500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ /3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔ /2000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Asep Saeful Iman جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 R.Mumuh Al Muhsin جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 HasanSandi جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30368

I. Mrs. Dr .A. Sabaha Nur Qoyum (Ontin Martinah) W/o Drs. In AqoyumTjandraNegaralng.Ec

پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت جولائی 1961ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-3-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 688 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔ /756000000 روپے۔ 2۔ زمین برقبہ 841 مربع میٹر واقعہ انڈونیشیا مالیتی۔ /390000000 روپے۔ 3۔ زمین برقبہ 1800 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔ /835000000 روپے۔ 4۔ طلائی زیورات مع ہیروں کے مالیتی۔ /150000000 روپے۔ 5۔ فرنیچر مالیتی۔ /50000000 روپے۔ اور حق مہر ۔/500000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔ /2181500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ /17000000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔ /5000000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

(Dra. Sabahanur Qoyum (Ontin Martinah)

گواہ شد نمبر1

Drs.Ir.QoyumTjandranegaralng Ec

گواہ شد نمبر2 Mubarik Ahmad. sh انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30369

I.Abdul Fattah Ajewumi s/o MuallimRajiajeWole.

پیشہ کلرک عمر 54 سال بیعت 1980-1-15 ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 91-8-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد 00-500 ₦ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Abdul Fattah Ajewumi نائیجیریا گواہ شد نمبر1 AliGsola وصیت نمبر 21222 نائیجیریا گواہ شد نمبر2 Olo Shoboyede Taohead لیگوس نائیجیریا۔

مسل نمبر 30370

I. Mr. Kamorudeen o Haruna s/o Mr.ShifthHaruna

پیشہ سول سروس عمر 37 سال بیعت 1982 ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 91-5-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/1600 ₦ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Kamorudeen o Haruna نائیجیریا گواہ شد نمبر1 HafiZMushhdeenIlaro پوسٹ بکس نمبر 58 نائیجیریا گواہ شد نمبر2 عبداللطیف اے ایچ Ilaro پوسٹ بکس نمبر 58 نائیجیریا۔

مسل نمبر 30371

I Adeyemi Imran s/o Abdullah Adeyemi

پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت 85-5-25 ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 93-10-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 930 ₦ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Adeyemi Imran نائیجیریا گواہ شد نمبر1 مولوی عبدالخالق نیر پوسٹ بکس نمبر 618 اباڈان نائیجیریا گواہ شد نمبر2 Toohedqla Shasoyeda پوسٹ بکس 418 لیگوس نائیجیریا۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14- جنوری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی کی بندرگاہ پر برتھوں کی نج کاری کے خلاف ہڑتال ہونے سے بندرگاہ پر کام ٹھپ ہو کر رہ گیا۔ کارکنوں نے صبح نو بجے سے بندرگاہ کے دفاتر اور گیٹوں پر تالے ڈالے دیئے۔ سات گھنٹے تک درآمدات و برآمدات کا کام متاثر رہا۔ اندرون ملک سے مال لے کر جانے والے ٹرک بھی بندرگاہ میں داخل نہ ہو سکے۔ ہڑتال ختم کرانے کے لئے انتظامیہ اور یونین میں مذاکرات ہوئے۔ جس کے تحت سی بی اے یونین کے مطالبات مان لئے گئے۔ اس کے تحت کسی ملازم کو نکالا نہیں جائے گا نجی شعبہ میں بننے والے ٹرمینل میں پانچ سو ملازم تعینات ہوں گے۔ مذاکرات کے بعد ہڑتال ختم کر دی گئی۔

○ اپوزیشن نے مراعات کا آرڈی ننس مسترد کر دیا ہے۔ اس آرڈی ننس کے ذریعے صدر' وزیراعظم اور ارکان پارلیمنٹ کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا تھا۔ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ یہ قوم کے ساتھ ناانصافی ہے۔ میں اس آرڈی ننس سے فائدہ نہیں اٹھاؤں گا۔ مراعات بڑھانے سے قبل بے نظیر کو غریبوں کے چولہے جلانے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ منتخب نمائندوں کے لئے ہوائی جہاز میں فرسٹ کلاس کا سفر ہو جبکہ عام آدمی کو بس میں بھی سفر مہنگا پڑے انہوں نے مطالبہ کیا کہ یہ آرڈی ننس توسیع سے قبل اسمبلی میں لایا جائے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ سانگھڑ میں "بھٹو ڈیموکریسی" بے نقاب ہو گئی ہے۔ حکومت سے شفاف انتخابات کی توقع نہیں۔ اس کی نگرانی میں مڈٹرم الیکشن بھی قبول نہیں۔ موجودہ حکومت سے غیر جانبدارانہ انتخابات کی توقع رکھنا اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔

○ وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ نواز شریف 1998ء تک مڈٹرم الیکشن سے توبہ کر لیں۔ الطاف گروپ چھ ماہ تک دہشت گردی نہ کرے تو مذاکرات ہو سکتے ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کے سیکرٹری اطلاعات اور سابق وفاقی وزیر مسٹر اقبال حیدر نے مڈٹرم الیکشن کے مطالبے کو غیر منطقی' مضحکہ خیز اور غیر جمہوری قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اپوزیشن یہ نعرہ ہوس اقتدار کے لئے لگا رہی ہے۔

○ پنجابی فلموں کے مشہور اداکار سلطان راہی کے قتل کی تحقیقات کے لئے گوجرانوالا کے قریبی دیہات میں کرفیو لگا دیا گیا وسیع پیمانے پر گرفتاریاں کی جا رہی ہیں۔ لوگوں کو فاقوں کا شکار کر دیا گیا۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ قتل میں سازش کا عمل دخل نہیں۔ پولیس نے پاسبان کالونی میں اپنے میزبان رانا محمد اختر اور اس کے تین بھائیوں کو بھی حراست میں لے لیا ہے۔ وہ منگل ہی سے پولیس کی آؤ بھگت کر رہا تھا۔ کہ ایک سراغرساں کتا اس کے ڈیرے پر آ گیا۔ چونگی کے مزید 8 ملازم حراست میں لے لئے گئے۔

○ ننکانہ صاحب کے قریب موضع مٹ کلیان میں جمعہ کے روز جن 5- افراد کو قتل کیا گیا اس کی تفاصیل کے مطابق 20 مسلح ملزموں نے صبح 10 بجے گاؤں کو گھیرے میں لے لیا۔ اور اطمینان سے اپنے مخالفوں کو چن چن کر قتل کرتے رہے۔ ایک حویلی اور ایک مقتول کی لاش کو آگ بھی لگا دی۔ ملزمان دیر تک لاشوں کے گرد بھنگڑا ڈالتے رہے۔ ملزمان نے یہ ساری کارروائی ڈیڑھ مربعہ اراضی کا قبضہ لینے کے لئے کی۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے وزیراعلیٰ پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ پنجاب میں امن وامان کو یقینی بنایا جائے۔ ترقیاتی منصوبے بروقت مکمل ہونے چاہئیں۔ تاکہ عوام کو ان کا فائدہ پہنچے۔ وزیراعلیٰ پنجاب سے ملاقات کے دوران بے نظیر بھٹو سے گفتگو میں وزیراعلیٰ نے صوبے کی امن وامان کی صورت حال اور ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت سے آگاہ کیا۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ نواز شریف الطاف سے گٹھ جوڑ کر کے کراچی سے پنجابیوں کی لاشیں بھجوا رہے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر کو لوگوں نے ٹماٹر مارے تو ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ مگر اس میں ہماری پارٹی ملوث نہیں۔ ٹی وی پروگراموں کے بارے میں انہوں نے کہا کہ بعض مولویوں کو تو ویسے ہی ہر جگہ فحاشی نظر آتی ہے۔ یہ پروگرام معیاری ہیں۔

○ راولا کوٹ (آزاد کشمیر) میں افغان باشندوں کے انخلاء اور گرفتار شدگان کی رہائی کے مطالبے کے لئے ہفتہ کو ایک بار پھر ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے ان پر لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس کا استعمال کیا۔ پولیس اور مظاہرین نے ایک دوسرے پر پتھراؤ کیا۔ جلوس کے شرکاء نے بڑے بڑے ڈنڈے اٹھا رکھے تھے۔

○ سانگھڑ کے ضمنی الیکشن میں دھاندلی کے خلاف اپوزیشن کے ارکان پارلیمنٹ اسلام آباد میں احتجاجی مارچ کریں گے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے صدر مملکت فاروق احمد لغاری کے بیٹے کی شادی پر ان کے بیٹے اور بہو کے لئے چاندی کا ایک پیالہ تحفہ کے طور پر بھجوایا ہے۔ اور مبارکباد کا خط بھی لکھا ہے۔ مسٹر نواز شریف نے مسلم لیگیوں کو ہدایت کی تھی کہ جس کو دعوت ملے وہ ولیمے میں ضرور جائے۔

○ گاڑیوں کی رجسٹریشن کا نظام تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اب پنجاب حکومت نمبر پلیٹیں خود فراہم کرے گی۔ نیا سسٹم دو ماہ تک رائج کر دیا جائے گا۔ کار چوری کے مقدمات فوری سماعت کی عدالتوں میں چلائے جائیں گے۔ عوامی نمائندوں کو اور پریس کو مخصوص رنگ کی نمبر پلیٹیں جاری کی جائیں گی۔

○ وزیراعلیٰ کے معاون خصوصی عزیز الرحمان چن کو بلدیہ لاہور کا ایڈمنسٹریٹر لگانے کی منظوری دے دی گئی ہے۔

○ خان گڑھ میں پولیس اور مسافروں کے درمیان جھڑپوں میں 3- افراد شدید زخمی ہو گئے ٹریفک پولیس کا عملہ "منتھلی کی ادائیگی" کا ٹوکن دکھانے کے باوجود ایک بس ڈرائیور سے پانچ ہزار روپے چھین کر لے گیا۔ مشتعل مسافروں نے قومی شاہراہ پر ٹریفک معطل کرا دی۔ پولیس موقع پر پہنچی تو جنگ چھڑ گئی۔ سینکڑوں شہری بھی ساتھ شامل ہو گئے۔

○ ملک بھر میں سرد ہوائیں داخل ہونے سے سردی بڑھ گئی ہے۔ لاہور میں گزشتہ روز موسم کا سرد ترین دن رہا۔

○ کراچی میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا جبکہ کانسٹیبل سمیت 3- افراد زخمی ہوئے۔

سال نو مبارک ہو

ہومیوپیتھک معالجین کیلئے

جرمنی کی سیل بند ادویات سے تیار کردہ ہومیو پیتھک پوٹنسی رنگدار شیشے (گلاس) و پلاسٹک کے ڈراپر و ڈبی میں قطروں اور گولیوں کی صورت میں درج ذیل سائز در عایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

پوٹنسی	8-10 ML پلاسٹک	8-10 ML گلاس	15-20 ML پلاسٹک	15-20 ML گلاس	12 ML پلاسٹک	100 ML گلاس
۲۰۰—۳۰	۶/=	۸/=	۱۰/=	۱۲/=	۲۵/=	۳۵/=
1M (۱۰۰۰)	۹/=	۱۱/=	۱۳/=	۱۵/=	۶۰/=	۶۰/=
10M CM	۱۳/=	۱۵/=	۱۸/=	۲۰/=	۸۰/=	۸۰/=
مدر ٹنکچر (Q) اصلی جرمنی	۱۸/=	۲۰/=	۳۸/=	۴۰/=	۱۷۵/=	۱۷۵/=

بائیو کیمک 6X و بائیو کمبینیشن (پلاسجن) نمبر ت

سائز	نصف اونس	ایک اونس	دو اونس
لوکل	۸/=	۱۵/=	۲۸/=
جرمنی	۲۰/=	۳۸/=	۷۰/=

نوٹ: مدر ٹنکچر (Q) جرمنی، بائیو کیمک 6x جرمنی، بائیو کمبینیشن (پلاسجن) جرمنی کی بڑی پیکنگ سے اصل دوائی دی جاتی ہے نیز جرمنی و فرانس کی سیل بند مفرد و مرکب ادویات و ہومیوپیتھک کتب رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
○ پیکنگ و ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
گولبازار ربوہ فون: ۲۱۲۳۹۹
تعطیل بروز اتوار

ہائی کوالٹی ڈش
اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام

ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 211274

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں
• اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
یاد رکھیں
رشید برادرز ٹینٹ ہاؤس
نزد خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون دکان: 211584 فون رہائش: 408
پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
○ ہمدردانہ مشورہ ○ کامیاب علاج
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون (04524) 212434